بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

پارہ نمبر ۳

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر 4 (آیت نمبر 261-266)

آیت نمبر 261

سوال : مال کیا ہوتا ہے اور مال کے کتنے حصے ہوتے ہیں ؟

جواب :- ہر وہ چیز جسکی طرف انسان کا دل مائل ہو وہ اسکا مال ہے ۔
جیسے پیسہ، وقت، زندگی، انسانی صلاحیتیں ۔
مال کے تین حصے کیے جاسکتے ہیں ۔
١ - وہ مال جو کھا لیا
2 - وہ جو پہن لیا
3 - وہ جو اپنے ہاتھوں سے آگے دے دیا ۔

سوال: سبیل کے کیا معنی ہیں ؟

جواب : سبیل کے معنی ہیں راستہ ۔ اسکی جمع سبل ہے ۔ سبیل وہ چیز ہے جو دو کو جوڑ دے ۔

سوال : انفاق فی سبیل اللہ سے کیا مراد ہے ؟

جواب : سبیل اللہ وہ راستہ ہے جو بندے کو رب سے جوڑ دے ۔
فی سبیل اللہ میں ہر وہ کوشش شامل ہوتی ہے جس سے اللہ کا دین پھیلے ۔ انفاق فی سبیل اللہ سے مراد ہر وہ راستہ ہے جہاں خرچ کرکے

① اللہ کے دین کی حفاظت ہو :- * - اسلامی مملکتوں کی سرحدوں کی حفاظت اس سے مراد ہے۔ جہاد اور اس سے متعلقہ ہر چیز ۔
* - اسلامی نظریات کی حفاظت

② اللہ کے دین کی نشر و اشاعت :- یعنی اپنا مال زیادہ سے زیادہ اسلام کی ترویج کے لیے لگایا جایا ۔

سوال : انفاق فی سبیل اللہ کے کیا فائدے ہیں ؟

جواب : •- اللہ کی رضا اور اسکی محبت حاصل ہوتی ہے ۔
•- بندے کا دل اللہ کی راہ میں لگ جاتا ہے

آیت نمبر 262

سوال : منّاً کے کیا معنی ہیں ؟

جواب : م ن ن سے ہے ۔ اسکے معنی ہیں جس پر احسان کیا ہے اس پر احسان کو شمار کرے ۔ یعنی بوجھ ڈالے اور کسی کو کچھ دے کر جتلائے ۔

پارہ نمبر ۳

سورة البقرة

رکوع نمبر 4 (آیت نمبر 261-266)

سوال: اذیٰ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اذیٰ کے معنی ہیں تکلیف۔ ہر وہ چیز جو باعث رنج ہو یا تکلیف کا سبب بنے۔ یہ تین طرح سے دی جاسکتی ہے۔

* جسمانی تکلیف: کسی سے جسمانی کام کروالیے جائیں۔
* جذباتی تکلیف: کسی کی بے عزتی کی جائے۔
* روحانی تکلیف: روح کو گھائل کیا جائے توہین کی جائے۔

سوال: کسی کو مال دے کر ہمارا رویہ کیا ہونا چاہیے؟

جواب: کسی کو کچھ دے کر اس سے ایسے بے نیاز ہوجانا چاہیے جیسے اللہ تعالیٰ ہمیں سب کچھ دے کر ہم سے بے نیاز ہوجاتے ہیں۔

حضرت عبدالرحمن بن زید کا قول ہے کہ میرے باپ کہا کرتے تھے کہ جب تو کسی کو کچھ دے اور پھر تجھے محسوس ہو کہ تیرا اسلام کرنا اسے گراں گزرتا ہے تو اسے سلام بھی نہ کر۔

سوال: انفاق فی سبیل اللہ کی فصل کو کیا چیز سب سے زیادہ نقصان دیتی ہے؟

جواب: ① اذیٰ یعنی دے کر تکلیف دینا۔
② منّا یعنی دے کر احسان جتانا۔
③ ریاکاری۔

آیت نمبر 263:

سوال: قولاً معروف سے کیا مراد ہے؟

جواب: ① اس سے مراد وہ نیک دعا ہے جو ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے لیے اس کے پیچھے میں بولے۔
② وہ بات جو مومنوں کا جھگڑا ختم کرانے کے لیے بولی جائے

سوال: کون وہ تین لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا

تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام نہیں کریں گے نہ انکی طرف نظر رحمت کرے گا اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا ان میں سے ایک ہے منان (ایک احسان جتلانے والا) تہمد نیچے لٹکانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال فروخت کرنے والا۔

پارہ نمبر ۳

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر 4 (آیت نمبر 261-266)

آیت نمبر 264 :-

سوال :- اس آیت میں کس شخص کی مثال بیان کی گئی ہے ؟

جواب : اس آیت میں ریاکار کی مثال بیان کی گئی ہے کہ وہ خرچ
کرتا ہے پھر احسان جتاتا ہے اور تکلیف دیتا ہے اور ریاکاری
کرتا ہے اور اسطرح اپنے سارے کے اعمال ضائع کر دیتا ہے ۔

سوال :- مال کی محبت کیسے پیدا ہوتی ہے ؟

جواب :- مال کی محبت بخل کے ذریعے پیدا ہوتی ہے ۔

سوال : نیکی کی خوبی کیا ہے ؟

جواب : نیکی کی خوبی یہ ہے کہ ایک کرنے کے بعد دوسری کرنے کو دل
چاہتا ہے ۔

سوال : اس آیت میں دی گئی مثال کی وضاحت کریں ؟

جواب : اس آیت میں صفوانٍ یعنی چکنے پتھر سے مراد ریاکار
شخص ہے ۔ یعنی جب اس پتھر پر مٹی پڑتی ہے یعنی ریاکار
شخص دنیا کو دکھانے کے لیے محنت کرتا ہے اور نیکیاں کرتا
ہے اور پھر بارش کی شکل میں اسکا پول کھل جاتا ہے اور
اسکی نیکیاں سب بہہ جاتی ہیں ۔
آپ ﷺ نے فرمایا مجھے تم سے سب سے زیادہ شرکِ اصغر کا ڈر ہے
صحابہ نے پوچھا اللہ کے نبی ﷺ یہ کیا ہے فرمایا ریاکاری ۔

آیت نمبر 265 :-

سوال : اس آیت میں کس شخص کا ذکر ہے ؟

جواب : اس آیت میں اس شخص کا ذکر ہے جو اللہ کی رضا چاہنے
کے لیے خرچ کرتا ہے اور دینے کا بعد ضائع نہیں کرتا ہے ۔

سوال : ایسا شخص کس لیے خرچ کرتا ہے ؟

جواب :-
* ۔ اپنے رب کی رضا کے لیے ۔
* ۔ اپنے دل کے جماؤ کے لیے ۔

سوال : وابِلٌ سے کیا مراد ہے ؟

وابل کا معنی ہے تیز بارش اور اس سے مراد ہے اخلاص کے ساتھ
کی گئی نیکی اور دل جمعی کے ساتھ کیا ہوا کام ہے ۔ بھاگ
بھاگ کر کی گئی نیکیاں ۔

پارہ نمبر ۳

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر 4 (آیت نمبر 261-266)

اس مثال کی وضاحت کریں؟

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کی مثال بیان کی ہے جو اللہ کی رضا کے لیے اپنا مال خرچ کرتا ہے۔ اسکی مثال ایک باغ کی سی ہے جو اونچائی پر ہے۔ جب اسے تیز بارش میسر آتی ہے تو وہ اپنا پھل دوگنا دیتا ہے یعنی اگر نیکی کے بڑے مواقع ملتے ہیں تو اس سے بھی فائدہ اٹھاتا ہے اور اگر تیز بارش نہ بھی ہو بلکہ شبنم ہو تو وہ بھی اسکو کافی ہو جاتی ہے یعنی اگر نیکی کے چھوٹے موقع بھی ملے تو وہ اخلاص کے ساتھ اسے بھی لے لیتا ہے اور اسکا فائدہ اٹھاتا ہے۔

اخلاص کے ساتھ کی گئی چھوٹی سی نیکی ریاکاری کے ساتھ کی گئی بڑی بڑی نیکیوں سے بہتر ہے۔

سوال: اس آیت میں انفاق فی سبیل اللہ کے کون سے فوائد پتہ چلتے ہیں؟

جواب: * - اللہ کی رضا ملے گی۔

* - اللہ سے اور نعمتیں ملیں گی۔
* - اللہ کے راستے میں دل پختہ ہو جائے گا۔

آیت نمبر 266 :-

سوال: اس آیت میں بیان کی گئی مثال کی وضاحت کریں؟

جواب: اس آیت میں اللہ تعالیٰ ریاکار کی مثال بیان کر رہے ہیں۔ کہ وہ بظاہر نیکی کے بڑے بڑے باغ لگاتا ہے۔ مگر آخرت میں وہ اپنے اعمال چھوڑ دیتا ہے۔ اسطرح اسکے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔